روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 20 دسمبر 2014ء 27 صفر 1436 ہجری 20 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 288

قوم ودیں کا اِفتخار

مَیں بھی ہُوں تیرے نِشانوں سے جہاں میں اِک نِشاں
جِس کو تُو نے کر دیا ہے قوم و دیں کا اِفتخار

فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آوے ہزار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ (دین) کے چہرہ پر سے وہ تاریک حجاب ہٹادے اوراس کی روشنی سے دلوں کو منور کرے اور ان بے جا اتہامات اور حملوں سے جو آئے دن مخالف اس پر لگاتے اور کرتے ہیں، اسے محفوظ کیا جاوے۔ اس غرض سے یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔...... خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو اختیار کیا اور پسند فرمایا کہ وہ اس کی سرپرست ہو اور وہ ہر طرح سے ثابت کر کے دکھائے کہ (دین) کی سچی غمگسار اور ہمدرد ہے۔...... خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا کہ وہ اس جماعت کو بڑھائے اور وہ دین اور توحید کی اشاعت کا باعث بنے۔''
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 617-618)

''یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُن پُرآشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت ﷺ کی عظمت کے اظہار کے لیے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے (دین) کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ کو قائم کیا......''
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 8)

حضرت مسیح موعود حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ وطہارت کے دنیا میں قائم کرنے کو جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں یہ سب باتیں بار بار اس لیے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گُم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اسے دوبارہ قائم کرے۔ عام طور پر تکبر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبر میں گرفتار ہیں۔ فقراء کو دیکھو تو ان کی بھی حالت اور ہی قسم کی ہو رہی ہے۔ ان کو اصلاح نفس سے کوئی کام ہی نہیں رہا۔...... میں دیکھتا ہوں کہ دل کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں۔ صرف جسم ہی جسم باقی رہا ہوا ہے۔ جس میں روحانیت کا کوئی نام ونشان نہیں۔...... اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہد نبوت پھر آجاوے اور تقویٰ اور طہارت پھر قائم ہو اور اس کو اس نے اس جماعت کے ذریعہ چاہا ہے۔ پس فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت ﷺ نے اصلاح کا طریق بتایا ہے۔''
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 213-214)

''اگر ہو سکے تو دین کی خدمت کرنی چاہئے اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہے کہ انسان کا وقت، وجود، قویٰ، مال، جان خدا کے دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ ہمیں تو صرف مرض کے دورہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ورنہ دل یہی کرتا ہے کہ ساری ساری رات کٹے جاویں۔ ہماری تو قریباً تمام کتابیں امراض وعوارض میں ہی لکھی گئی ہیں ازالہ اوہام کے وقت میں بھی ہم کو خارش تھی۔ قریباً ایک برس تک وہ مرض رہا تھا۔''
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 112)

نفس کا دوغلا پن

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''جب ہم اپنی عملی حالتوں میں بیکسی، غربت اور بے ہنری کے اظہار پیدا کریں گے تو پھر ہی خدمت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور شاید 'اس سے دخل ہو دار الوصال' میں کی امید رکھنے والے بھی ہوں گے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18)۔ اگر یہ نہیں تو ہم دعوے کی حد تک تو بے شک درست ہوں گے کہ زمانے کے امام کو مان لیا لیکن حقیقت میں زبانِ حال سے ہم دعوے کا مذاق اڑا رہے ہوں گے۔ کسی غیر کی دشمنی ہمیں نقصان نہیں پہنچا رہی ہو گی بلکہ خود ہمارے نفس کا دوغلا پن ہمیں رسوا کر رہا ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس پر مستزاد ہے۔

پس خاص طور پر ہر اس شخص کو جس کو جماعت کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عام طور پر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کیونکہ حق بیعت زبانی دعووں سے اور صرف ماننے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ عمل کی قوت جب تک روشن نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں۔''
(روزنامہ الفضل 21 جنوری 2014ء)
(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء)
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆..........☆..........☆

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

محترم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 21 دسمبر 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

11 واں سالانہ پیس سمپوزیم جماعت احمدیہ برطانیہ

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب، منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، سفراء، مذہبی، سیاسی و سماجی شخصیات کی شرکت

8 نومبر 2014ء کو عالمگیر احمدیہ جماعت کے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر ہال بیت الفتوح مورڈن میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر انتظام منعقد کئے جانے والے گیارہویں سالانہ پیس سمپوزیم سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں دین حق کے نام پر قائم کی جانے والی شدت پسند تنظیموں بالخصوص ISIS کی مذمت فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا میں ایسی تمام تنظیمیں بہیمانہ تشدد کو فروغ دے رہی ہیں۔

حضور انور نے قرآن کریم کی متعدد آیات کے حوالے پیش کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ دین حق ایک پُر امن مذہب ہے جو معاشرے میں ہر سطح پر باہمی ہم آہنگی، برداشت اور ایک دوسرے کی عزت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حضور انور نے یہ سوال اٹھایا کہ ISIS جیسی شدت پسند تنظیموں کو کون لوگ، کس طرح اور کہاں سے فنڈز مہیا کرتے ہیں؟

اس پیس سمپوزیم کا انعقاد مغربی یورپ کی سب سے بڑی بیت الذکر 'بیت الفتوح' مورڈن میں واقع طاہر ہال میں ہوا جس میں ایک ہزار کے قریب افراد نے شرکت کی۔ ان شرکاء میں پانچ سو سے زائد غیراز جماعت مہمان تھے جن میں برطانوی حکومت کے متعدد وزرائے مملکت، مختلف ممالک کے سفراء، ممبرانِ پارلیمنٹ اور دیگر معزز مہمان شامل تھے۔ امسال اس پیس سمپوزیم کا مرکزی موضوع تھا **'خلافت، امن اور انصاف کی ضامن ہے'۔**

اس تقریب کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسٹر میگنس مکفارلین بارو (Mr. Magnus MacFarlane-Barrow) کو دنیا کے پسماندہ علاقوں میں بسنے والے لاکھوں بچوں کی بے لوث خدمت کو سراہتے ہوئے 'احمدیہ پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس' بھی عطا فرمایا۔ موصوف لاکھوں بچوں کو دن میں ایک وقت کا کھانا اور تعلیم مفت فراہم کرنے والے خیراتی ادارے Mary's Meals کے بانی اور سربراہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں دین حق کے مقدس نام پر دنیا میں سنسنی خیز تشدد کی ایک نئی لہر کو جنم دینے والی تنظیم ISIS یا ISL کے بارے میں فرمایا کہ اس تنظیم سے نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ یورپین ممالک بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات پریشان کن ہے کہ یورپین ممالک بالخصوص انگلستان سے سینکڑوں کی تعداد میں نوجوان اس تنظیم میں شمولیت اختیار کرنے اور اس کی طرف سے لڑنے کیلئے عراق روانہ ہو رہے ہیں۔ نیز یہ کہ اس تنظیم اور اس کے نام نہاد خلیفہ کا ایجنڈا محض اور محض بربریت اور تشدد پر مشتمل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہا جاتا ہے کہ ISIS پوری دنیا کو فتح کرنا چاہتی ہے۔ لیکن یہ بات محض ایک خیال خام ہے، اور کچھ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر اس تنظیم کو فوری طور پر اس کی کارروائیوں سے روکا نہ گیا تو دنیا میں مزید تباہی برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کو سوچنا چاہئے کہ ایک ایسی شدت پسند تنظیم جو دنیا بھر سے مایوس اور ذہنی طور پر پراگندہ لوگوں کو اپنے اندر شامل کئے چلی جا رہی ہے اور یہ لوگ اس تنظیم کے متشدد عزائم کے لئے اپنی جان تک دینے کو تیار ہیں کتنی بھیانک تباہی دنیا میں لاسکتی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان لوگوں کے پاس جدید آتشیں اسلحہ بھی موجود ہے۔ اگر انہیں نہ روکا گیا تو بعید نہیں کہ یہ لوگ کیمیائی ہتھیاروں پر بھی قبضہ حاصل کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پوری دنیا کو ISIS اور اس جیسی دیگر تنظیموں کے بارے میں شدید تحفظات ہیں لیکن ہر امن پسند اس بات پر بھی غمزدہ ہے کہ یہ لوگ اپنی تمام تر کارروائیاں دین حق کے مقدس نام پر کر رہے ہیں جبکہ ایسی ظالمانہ اور غیر دینی حرکات کا دین حق سے کسی بھی قسم کا کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس کے برعکس دین حق تو ہر سطح پر انسان کی حفاظت اور امن کے قیام کی تعلیم دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے قرآن کریم سے متعدد آیات کا ذکر کرتے ہوئے روز روشن کی طرح یہ ثابت فرمایا کہ دور اوّل میں مسلمانوں کو جس جنگ کی اجازت دی گئی وہ مدافعانہ نوعیت کی جنگ تھی۔ اور اگر اس وقت مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو نہ صرف اسلام بلکہ دنیا کا کوئی اور مذہب بھی محفوظ نہ رہتا۔ نیز یہ کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا میں قیام امن کیلئے لازوال کوششیں فرمائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین حق کی طرف سے ایک انسان کو دیے جانے والے بنیادی حقوق میں سے ایک 'آزادیٔ ضمیر' کا حق ہے۔ آنحضرتؐ پر ایمان لانے والوں کو صرف پُر امن طریق پر ہی اپنے مذہب کی اشاعت کی اجازت ہے۔ حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں کسی دوسرے کو زبردستی دین حق یا کسی بھی مذہب میں شامل کرنے کی اجازت نہیں۔ ہر فرد واحد کو اجازت ہے کہ جو چاہے سو ایمان لے آئے اور جو چاہے سو انکار کر دے۔ جب بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ کا کام اسلام کے پیغام کو پہنچا دینا ہے تو اسلام کے نام پر کوئی اور کیسے اس حکم سے تجاوز کر سکتا ہے؟ اگر آج کے دور میں کوئی مسلمان لیڈر اپنے آپ کو اس حکم سے بالا سمجھتا ہے تو یہ درست نہیں۔ کیا کوئی مسلمان ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جس کے پاس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ طاقت، اتھارٹی یا اختیار ہو؟

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آخر پر یہ نہایت اہم سوال اٹھایا کہ یہ دہشتگرد تنظیمیں اپنے بہیمانہ عزائم کو پورا کرنے کے لیے کہاں سے فنڈز حاصل کرتی ہیں؟ حضور انور نے دنیا سے اپیل کی کہ ہمیں مل کر قیامِ امن کیلئے کوشش کرنی چاہئے جس کا حصول ہر سطح پر عدل و انصاف کے قیام کے بغیر ناممکن ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں ان لوگوں سے جو ان شدت پسند تنظیموں کی افسوسناک کارروائیوں کو بنیاد بنا کر فوری طور پر اسلام کو ایک شدت پسند مذہب قرار دے دیتے ہیں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ شدت پسند تنظیمیں جنہیں اپنے عزائم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بے انتہا وسائل اور جدید اسلحہ کی ضرورت پڑتی ہے آخر کہاں سے فنڈز اکٹھے کر رہی ہیں؟ کس ذریعہ سے انہیں جدید اسلحہ پہنچ رہا ہے؟ کیا ان کے پاس اسلحہ کے کارخانے ہیں؟ لازمی بات ہے کہ ان تنظیموں کو بعض طاقتیں سپورٹ کر رہی ہیں۔ یہ سپورٹ کسی تیل کے ذخائر رکھنے والے ملک کی طرف سے براہ راست بھی ہو سکتی ہے یا خاموشی سے کوئی اور طاقت بھی اس سپورٹ کے پیچھے کار فرما ہو سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر اس تنظیم کو ان متشدد کارروائیوں سے روکنا ہے تو اس کی فنڈنگ کو روکنا ہوگا کیونکہ ایک دنیا جانتی ہے کہ یہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ یورپ کے لوگ بھی اب محسوس کرنے لگے ہیں کہ یہ تنظیم انہیں بھی براہ راست متاثر کر رہی ہے۔ یاد رکھیں! یہ جنگ پوری دنیا کی جنگ ہے۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے اختتام پر فرمایا کہ سب سے ضروری بات جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ دنیا کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنے خالق کو بھلا بیٹھی ہے۔ دنیا میں دوبارہ امن وسلامتی پیدا کرنے کے لئے انسان کو اپنے خالق کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ یہ ایک واحد ذریعہ ہے کہ جس کے ذریعے دنیا میں پائیدار امن کا قیام ہو سکتا ہے۔ میں اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ دنیا کو ایک تیسری عالمی جنگ سے خبردار کر چکا ہوں۔ شاید دنیا کو اس جنگ کے بعد اندازہ ہوگا کہ بعض لوگوں کی طرف سے وضع کی جانے والی غیر منصفانہ پالیسیوں کی وجہ سے دنیا کو کس قدر نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ میں امید کرتا ہوں اور میری یہ دعا ہے کہ دنیا اس بڑی تباہی سے پہلے ہوش میں آ جائے اور اس تباہی سے بچ جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس روح پرور خطاب سے قبل اس تقریب سے چیدہ چیدہ مہمانوں نے خطاب کیا جن میں امیر جماعت احمدیہ برطانیہ محترم رفیق احمد حیات صاحب، Siobhain Mc Donagh (ممبر آف پارلیمنٹ، صدر آل پارلیمنٹری گروپ فار دی احمدیہ گروپ)، لارڈ طارق احمد آف ویمبلڈن (منسٹر فار کمیونٹیز)، Rt Hon. Ed. Davey (ممبر پارلیمنٹ، سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انرجی اینڈ کلائمنٹ چینج)، Rt. Hon. Justine Greening (ممبر آف پارلیمنٹ، سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ)، Most Reverend Kevind McDonald (آرچ بشپ ایمیریٹس آف ساؤتھ وارک) اور امسال 'احمدیہ ...... پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس' پانے والے Magnus MacFarlane-Barrow شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس تقریب میں تشریف لانے سے پہلے اور بعد متعدد معززین کو شرفِ ملاقات بخشا۔ نیز اس تقریب کے بعد ایشین اور مغربی میڈیا کے نمائندگان سے الگ الگ پریس کانفرنس میں ان کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 نومبر 2014ء)

☆......☆......☆

صدائے اللہ اکبر

علامہ نیاز فتحپوری لکھتے ہیں:

آج دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردان خدا (دین) کی صحیح تعلیم کی نشر واشاعت میں مصروف نہ ہو۔ اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ وافریقہ و ایشیا کے ان بعید و تاریک گوشوں میں یہی آواز بلند ہوتی ہے جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

(ملاحظات نیاز ص 45)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی

مجلس عرفان

ریکارڈنگ 30 جون 1995ء

سوال: حضرت مسیح موعود کا الہام ہے ’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے خاندان مسیح موعود کے پاس بالخصوص اور جماعت کے بعض افراد کے پاس بالعموم حضور کے تبرکات موجود ہیں کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ جماعتی طور پر ان تبرکات کو Certify کیا جائے اس میں تبرک کی نوعیت ، سائز اور تاریخی اہمیت کو درج کیا جائے اور اس طرح ہماری نئی نسل اور نو احمدی جو اللہ کے فضل سے بڑی کثرت سے جماعت میں داخل ہو رہے ہیں ان کو تبرکات کو دیکھنے کا موقعہ بھی مل جائے گا۔ ان کو یکجا طور پر اکٹھا کیا جائے اس طرح ایک قیمتی خزانہ محفوظ رہ سکے۔

جواب: یہ تو آپ نے بہت دیر کے بعد تجویز پیش کی ہے۔ آج سے کوئی پندرہ سال پہلے یہ ہو چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانہ میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جو تبرکات کی کمیٹی ہے اور پھر جہاں تک تصدیق کا تعلق ہے غالباً انجمن کی طرف سے کوئی ایسا طریق مقرر تھا کہ تصدیق کی جائے لیکن یہ جو ہے با قاعدہ اہتمام کر کے دکھانا صرف خطرہ یہ ہے کہ اس میں رفتہ رفتہ جھوٹی رسمیں نہ پیدا ہو جائیں اس حد تک تو ٹھیک ہے کہ حضرت مسیح موعود کے کپڑوں پر نظر پڑے کہ یہ لباس ہوا کرتا تھا آپ کی سادگی، آپ کی طرز زندگی پر روشنی پڑتی ہو۔ میں بھی کئی دفعہ وہ کوٹ پہن کر آتا ہوں تو دکھاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا یہ کوٹ تھا۔ اس کی برکت جو بھی ہے وہ اللہ کی طرف سے ملتی ہے فی ذاتہٖ کپڑے میں نہیں ہوتی اور اگر اس سے مشرکانہ برکتیں منسوب کر دی جائیں تو وہی کپڑا ایک آدمی کے لئے لعنت کا موجب بھی بن سکتا ہے۔ اس لئے برکت کے مفہوم کو سمجھنا چاہئے۔ ’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘ کہا ہے ’’پائیں گے‘‘ نہیں کہا۔ ایک زمانہ آنیوالا ہے جب یہ بادشاہ بھی اس قسم کی حرکتیں کریں گے وہ قرآن اور دین کو چھوڑ دیں گے۔

ایک یہ بھی معنی ہے اس کا۔ صرف خوشخبری نہیں ہے بلکہ خوشخبری کے ساتھ اس کا دوسرا پہلو بھی ہے کہ اب تو تیری قدر نہیں کی جارہی لیکن دنیا کے بادشاہ جو آج تجھے نظر انداز کر رہے ہیں کل ایک دوسری طرح تیری طرف رجوع کریں گے اور تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ حالانکہ اصل برکتیں قرآن میں ہیں اور یہی الہام ہے حضرت مسیح موعود کا (۔) کہ تمام برکتیں قرآن میں ہیں محمد رسول اللہ کی جو برکتیں ہیں وہ قرآن کی ہی برکتیں ہیں اس کے علاوہ تو کوئی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جب پوچھا گیا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کریں تو آپؓ نے فرمایا کان خلقہ القرآن ، یہ نہیں کہا کہ قران میں آپؐ کا خلق بیان ہوا ہے۔ فرمایا آپؐ کا خلق قرآن تھا۔ یعنی کوئی فرق ہی نہیں ہے قرآن میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ میں۔ تو ایک قسم کا زندہ قرآن تھا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں تمام تر برکتیں قرآن ہی میں ہیں جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ اصل چیز کو چھوڑ کر ایک ثانوی چیز کو جس میں کئی قسم کے پیغامات مضمر ہو سکتے ہیں اس کو ان معنوں میں عزت دے دینا کہ آخر شرک کا موجب بن جائے یہ خطرناک بات ہے مگر برکت پھر بھی ہوتی ہے اگر ایک موحد ہو اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ جس سے خدا پیار کرتا ہے اس کے قرب وجوار میں بھی برکت رکھی جاتی ہے جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے محبت کی آپ کی کُلیوں کو بھی ہاتھوں میں لیا اور چہروں پہ ملا اور بعضوں نے پیا اس محبت کی وجہ سے کہ خدا کا پیارا ہے جو چیز اس کے قرب وجوار میں اس کو لگتی ہے اس سے مس ہو جاتی ہے اس کے پاس ہوتی ہے اس میں بھی برکت پڑتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجے میں پڑنے والی برکت جو ہے اس کی کوئی سائنٹیفک تشریح ممکن نہیں ہے۔ لیکن یہی سائنٹیفک تشریح ہے کہ جو خالق کائنات ہے سب قوانین اسی نے بنائے ہیں جو چیز بنائی ہے اس کی ہر برکت اسی نے رکھی ہے۔ وہ مالک ہے وہ جس چیز کو مبارک کہہ دے وہ مبارک ہو جائے گی۔ اس پہلو سے ایک برکت کا یہ مفہوم ہے جو ثابت شدہ ہے مگر یہ توحید سے وابستہ ہے اگر شرک کی ملونی آئے تو یہ مٹ جائے گا اور کپڑا براہ راست کسی کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے گا پس اپنی آنکھوں کو خیرہ کرنا اس لئے کہ اللہ کے ایک پیارے نے یہ کپڑا پہنا ہوا تھا وہ برکت کا موجب بنے گا دیکھنے والے کے لئے بھی اسکی آنکھوں کے لئے بھی، اس کی بصیرت کے لئے بھی، ہاتھ لگانے والے کے لئے بھی کہ اس پیارے کو ہم بھی مس کر لیں یہ محبت کے قصے ہیں شرک کے قصے نہیں ہیں۔

تبھی جو حجر اسود کو بوسہ دینا ہے اس کا تعلق بھی ان پتھروں کے آسمان سے اترنے سے ہے جو پہلے خدا کے گھر کی تعمیر میں کام آئے اور اسی نسبت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے بوسہ دیا کرتے تھے حضرت عمرؓ نے اسے کہا تو پتھر ہی ہے نا! میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا اگر میں محمد رسول اللہ کو نہ دیکھتا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو موحد اعظم تھے اس لئے وہ محبت جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اور پتھر سے پیار کیا اس کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے ہر کپڑے سے ہر اس چیز سے جو مس کر گئی ہے اس سے پیار کرنا جائز اور لازماً برکت کا موجب ہے۔

سوال: ٹیلیویژن پر ایک پروگرام آیا تھا اس کا نام ’’نیوڈیتھ ایکسپیرئنسز‘‘ (New death experiences) تھا جس میں روح کے نکلنے اور واپس آنے کے تجربات پیش کئے گئے۔ اس بارہ میں وضاحت فرماویں۔

جواب: اس کے متعلق جتنا متعلقہ لٹریچر ہے لمبے عرصے سے میری اس پر نظر ہے ایک سے زائد کتابیں مختلف پہلوؤں سے لکھی ہوئی ساری پڑھ چکا ہوں اور ان سب کا تجزیہ کرنے کے بعد میرا یہ قطعی طور پر نتیجہ ہے کہ اس کا موت کے بعد کی زندگی کے حالات سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ یہ زندگی کے اندر جو روح کو خدا تعالیٰ نے مختلف صلاحیتیں بخشی ہیں۔ ان کے کسی موقع پر چمک اٹھنے سے ایسی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں ان کا صرف موت سے تعلق نہیں چنانچہ یہ آج کل جتنے ایڈوانس ریسرچ گروپس ہیں ان میں سے ایک کیرولائنا میں کام کر رہا ہے اور با قاعدہ یونیورسٹی کا حصہ ہے اس میں پیرا سائیکالوجی پر ریسرچ ہو رہی ہے انہوں نے مختلف سائنسی ذرائع استعمال کر کے فزکس، کیمسٹری اور چوٹی کے ماہر یہاں تک کہ نوبل لاریٹس کو بھی ساتھ شامل کیا ہے اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جو انسانی زندگی کا شعور ہے جسے مذہبی لوگ روح کہتے ہیں اس شعور میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ اپنے جسم سے باہر کی چیزوں کو محسوس کر لے اور نقشہ دیکھ لے کہ باہر کیا ہے۔

بعض لوگوں میں یہ صلاحیت ہے وہ چمک اٹھتی ہے بعضوں میں نہیں ہے اس لئے یہ جو لوگ ہیں یہ یقینی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو صلاحیتیں ودیعت ہیں ان کو استعمال کرتے ہیں کوئی زائد چیز نہیں ہے۔ یہ ایک حتمی فیصلہ ہے اگر مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے والا معاملہ ہے جس کو یہ احتیاطاً Near death کہتے ہیں اگر ہم یہ یقین کریں کہ واقعتاً ان کی روحیں جسم سے الگ ہوئی تھیں اور واپس آئی ہیں تو جو experience انہوں نے یہاں کا بتایا وہ تو سچا نکل رہا ہے جو وہاں کا بتایا وہ جھوٹا نکل رہا ہے۔ قرآن سے اور مذاہب کی تاریخ سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ لازمی جھوٹا ہے کیونکہ ان سب لوگوں میں ہر قسم کے بدکار بھی ہیں، بددیانت خبیث لوگ، دہریے بھی شامل ہیں تو کیا آپ یہ یقین کریں گے کہ تمام لوگوں سے خدا کا بالکل ایک ہی جیسا سلوک ہو رہا ہے۔ ٹنل سے آگے روشنی نظر آجاتی ہے آگے رشتہ دار کھڑے ہیں یہ محض کہانی ہے ہم صرف اس حصہ کی گواہی دے سکتے ہیں کہ جو اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے، اس کی تشریح پیرا سائیکالوجی میں موجود ہے۔ اور Near death کے وقت چونکہ جسم سے روح عملاً بالکل کنارہ کشی کرنے پر تیار بیٹھی ہوتی ہے گویا پر تولے کھڑی ہے اس وقت یہ سین زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔ اتنا حصہ تو مانا۔ باقی ان کے وہ توہمات جن کے ساتھ وہ زندہ تھے وہ امیدیں جنہیں وہ سمجھتے ہیں کہ شاید اگر ہم مر جائیں تو یہ فائدہ ہو جائے وہ آپ بیان کئے ہیں انہوں نے اور چونکہ یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اب ہر ایک وہی باتیں بیان کرتا ہے۔ اس لئے ہر آدمی کا ایک ہی experience ہونا بعد کی زندگی کے متعلق قطعی طور پر بتاتا ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے کیونکہ بعد کی زندگیاں تو بغیر خدا کے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ اور خدا ہے تو وہ جھوٹے اور سچے میں فرق کرے گا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ساری عمر تم لوگ گندگیوں میں مبتلا رہو اور انکار بھی کرتے رہو اور خدا اسی طرح پیار سے پیش آئے اور روشنی ہی روشنی ہو اور یہ جو روشنی کا تصور ہے یہ انکا محاورہ ہے یہاں کا۔ وہی دماغ پر اثر کر رہا ہے پس ان کا جو جائزہ میں نے لیا ہے ان میں اور بھی بہت کچھ ہے صرف یہ نہیں۔ ٹنل میں سے گزرنا اور بھی بہت سے Cases تھے جن کا جائزہ لینے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نفسیاتی پہلو ہے ایک ایسا پہلو ہے جو اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے وہ نفسیاتی طور پر سچا ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ تحقیق کرنے والے بھی ایک معین مقصد لے کر تحقیق کر رہے ہیں اور ان تحقیق کرنے والوں کے علاوہ عام دنیا میں جو ہمارا experience ہے اس میں یہ کیوں دکھائی نہیں دیتا پاکستان، ہندوستان میں لوگ نہیں مرتے...... افریقہ میں نہیں مرتے......؟ وہاں مرنے کے بعد اس طرح Near death کوئی واپس نہیں آتا۔ وہ یہ experience کیوں بیان نہیں کرتا..........؟ عجیب بات ہے کہ صرف امریکن ہی تحقیق کریں گے تو یہ experience سامنے آئے گا۔ اور عام دنیا اس تحقیق سے بے خبر ہے نہ چین میں ایسا واقعہ گزرا نہ جاپان میں گزرے۔ نہ ہندوستان نہ پاکستان نہ بنگلہ دیش وہاں کے تجربے الگ الگ ہوں۔

ساجدہ مرحومہ کا جو تجربہ تھا۔ کتنا واضح شفاف بالکل الگ تجربہ تھا اور وہ عین مذہبی اقدار کی تائید میں تھا۔ اس لئے یہ جو تحقیق ہے یہ بھی تو سوچیں کہ عالمگیر کیوں نہیں ہے یہ عالمگیر بناتے ہیں کہ جی ہم نے آسٹریلیا میں بھی دیکھا تھا۔ فلاں جگہ بھی

Reported cases اکٹھے کئے ہیں مگر باقی غریب دنیا اسی طرح پڑی ہوئی ہے۔ وہاں ہمارے معلوم تجربے میں ایک دفعہ بھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔

سوال: انتخابات کے موقع پر کنونسنگ کی اجازت نہیں لیکن مجلس انتخاب میں نام تجویز کرنے کے بعد اس کی تائید میں مختصر تقریر کرنے کی اجازت ہے کیا یہ تقریر بھی کنونسنگ کے دائرے میں نہیں آتی۔

جواب: کنونسنگ کا جو مضمون ہے اُس میں اور اِس میں Clash نہیں اس کی ضرورت ہے۔ کنونسنگ ہوتی ہے کسی ایک شخص کو ووٹ دینے کا فیصلہ کرلیا جائے اور اپنے اس فیصلہ کو مخفی کارروائیوں کے ذریعہ لوگوں پر اثر انداز ہو کر لوگوں پر ٹھونسا جائے کہ یہ آدمی ہے اس کو ووٹ دینا ہے یہ پارٹی بازیاں ہیں اس کے نتیجہ میں کبھی کبھی فیصلے درست بھی ممکن ہیں، اس کا انکار نہیں ہے کہ ایک اچھے آدمی کے حق میں بھی بات ہوئی ہو۔ لیکن اکثر صورتوں میں اگر اس کو رواج دیا جائے تو یہ ایک فتنہ بن جائے گا لابیز (Lobies) بن جائیں گی اور ووٹ دینے میں جو حکم الٰہی ہے (تم میں سے اللہ کے نزدیک معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے) اس کا مفہوم ہی باطل ہو جائے گا اور ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اس لئے قطعی طور پر جماعت احمدیہ میں یہ چیز حرام سمجھی جاتی ہے کہ انتخاب سے پہلے کسی ایک شخص کے حق میں کوئی مخفی بات کی جائے۔ اس کا نام پروپیگنڈا ہے۔ مجلس انتخاب جو منتخب کر رہی ہے۔ وہاں ایک شخص سب کی موجودگی میں کسی کے حق میں کلمہ خیر کہتا ہے تو سارے گواہ موجود ہیں اور اگر وہ کلمہ خیر جھوٹا ہے تو وہیں لوگوں کے تاثر بتا دیں گے کہ اس کا کوئی خاص اثر نہیں پڑا وہ کسی ایک کے حق میں اس طرح کنویسنگ نہیں جو میں نے بیان کی ہے۔ اور چونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ عملاً کوئی خاص اس کا فائدہ نہیں ہوتا اس لئے اس استثناء سے بہت ہی شاذ کے طور پر فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ بھاری اکثریت ایسی ہے ننانوے فیصدی سے بھی زائد کہ جب ووٹ کے لئے نام پیش ہوتا ہے لوگ دیکھ لیتے ہیں کہ کس قسم کا آدمی ہے اس سے نباہ ہوا ہوتا ہے اس کی شہرت معلوم ہوتی ہے اپنے طور پر اگر وہ اس کو متقی سمجھیں تو اس کو ووٹ دے دیتے ہیں۔ اس لئے کلمہ خیر سے اس لئے نہیں روکا گیا کہ بعض دفعہ ایک آدمی باقیوں کے لئے اجنبی ہوتا ہے اور اجنبی ہونے کے نتیجہ میں اسے پتہ نہیں کیسا ہے اور مجلس میں اس کے حق میں ایک دو باتیں اس کی ایسی تعریف ہو جو اس کے معلوم کاموں سے تعلق رکھتی ہو۔ صرف اس کی اجازت دی جاتی ہے ایسی تعریف کی اجازت نہیں دی جاتی کہ میں جانتا ہوں کہ بڑا متقی، بڑا برگزیدہ انسان ہے اس کی کبھی اجازت نہیں دی جاتی نہ کبھی کسی نے ایسی بات کی ہے، یہ بتایا جاتا ہے کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے دین کے لئے ہمیشہ قربانی دی ہے وقت دیا ہے اور خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ اب یہ Public Property ہے یہ معلومات ان لوگوں کا حق ہے جن کو پہلے پتہ نہیں کہ یہ خدمت میں پہلے کیسا ہے اس لئے بعض دفعہ امیر بھی کہہ دیتا ہے کہ میرے تجربے میں یہ آدمی اس کام میں اچھی خدمت کرنیوالا موزوں ہوسکتا ہے۔ یہ اس مجلس میں ایک قسم کا کھلے بندوں مشورہ ہے۔

سوال: اقوام متحدہ کے قیام کی پچاسویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی جارہی ہے۔ اس بارہ میں حضور کی کیا رائے ہے؟

جواب: میں یہ کھلم کھلا بیان کر چکا ہوں میرے جو Gulf کے خطبات تھے ان میں کھول کے واضح کر دیا تھا کہ کیوں یہ مرچکی ہے۔ اب بھی ایک لاشہ گھسیٹ رہے ہیں۔ اور جب وہ بہانے بناتے ہیں United Nation کے افسران کہ ہمارا وقار قائم ہورہا ہے اور ہم دنیا میں اچھی نظر سے دیکھے جارہے ہیں تو خود ان کے انگریز کمنٹیٹران کا اچھا خاصا مذاق اڑاتے ہیں ان کی آپ نے بات سنی ہوگی کہ ہمیں پتہ ہے کیا ہورہا ہے محض اجارہ داری ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں اور انصاف کا تصور ہی نہیں جتھا بندی کا تصور ہے۔ کون کس جتھے کے سامنے ہے اور کتنی اس میں طاقت ہے۔ اس کا اظہار ہے۔ اگر اتفاقاً وہ لوگ حق پہ ہیں تو حق میں فیصلہ ہو جائے گا اکثر چونکہ حق پر نہیں ہوتے اس لئے ناحق فیصلے ہوتے ہیں۔ بوسنیا میں نہیں دیکھا ان کی حرکت کیا تھی۔ اسرائیل کے معاملے میں جو 48 اقوام متحدہ کے ریزولیوشن تھے اور 27 جو بڑے سخت تھے کہ یہ اسرائیل نے لازماً کرنا ہے تمام سیکیورٹی کونسل کا مشترکہ فیصلہ تھا۔ ایک پر بھی عمل نہیں کیا۔ کوڑی کی بھی پرواہ United Nation نے نہیں کی اور عراق کی بات بھی ختم ہوچکی وہ جھگڑا ہی ختم ہوگیا مار مار کے اس کا برا حال کر دیا کہ ریزلیوشن چونکہ ہم نے کینسل نہیں کیا اس لئے جاری ہے۔ یعنی ناانصافی، بے حیائی کھلے بندوں اس قسم کی دیدہ دلیری ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ ساری دنیا پاگل ہے جس کو سمجھ نہیں آئے گی۔ اس لئے برسیاں منائیں جو مرضی کریں چاہے زندگی کا نام رکھیں یا موت کی برسی۔ حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ United Nation میں کوئی بھی تقویٰ کوئی بھی انصاف اصول کے طور پر باقی نہیں رہا۔ جتھا بندیوں میں بھی کہیں انصاف سے بھی فیصلہ ہوگیا ہوگا ہو بھی جاتا ہے اس کا انکار نہیں مگر اتفاقی حادثات ہیں۔

سوال: سورۃ شوریٰ آیت 18 میں کتاب اور میزان کے حق کے ساتھ اتارے جانے کا ذکر ہے میزان سے یہاں کیا مراد ہے؟

جواب: یہ جو میزان لفظ ہے یہ تو بہت ہی وسیع ہے۔ بہت گہرے معانی رکھتا ہے اور ساری کائنات پر اس کا اطلاق ہورہا ہے۔ مردہ موجودات پر بھی اور سارا ارتقاء زندگی کا بھی اور بے جان چیزوں کا بھی میزان پر منحصر ہے۔ دین بھی اور اس سے پہلے دیگر مذاہب بھی میزان ہی کی پیداوار ہیں۔ اس کے متعلق میں نے تین یا چار تقاریر جلسہ سالانہ پر کی تھیں عدل و احسان والی اس میں میزان کے مضمون پر بڑی کھل کر روشنی ڈالی ہے اور یہ اتنا وسیع مضمون ہے کہ اس قسم کی چھوٹی سی مجلس سوال و جواب میں اس کا ذکر ہو ہی نہیں سکتا۔ میزان دراصل ترازو کو کہتے ہیں۔ اور میزان توازن کو بھی کہتے ہیں اگر انسانی معاملات میں اس کو استعمال کیا جائے تو اس کے لئے دوسرا لفظ عدل ہے لیکن اگر اس کو وسیع استعمال کیا جائے جس میں بے جان چیزیں اور کائنات کا ہر ذرہ آجاتا ہو تو اس کا نام قرآنی اصطلاح میں میزان ہے۔ اور اس کو سائنسدان سیمٹری (Symetry) بھی کہتے ہیں۔ یعنی توازن ہے جتنا ادھر ہے اتنا اس طرف ہے۔ یہ بڑا گہرا اور وسیع مضمون ہے۔

سوال: سورۃ النساء کی آیت ہے۔ مرد عورتوں پر نگران ہیں اگر وہ نافرمانی کریں تو انہیں مارو۔ مارنے کے بارہ میں وضاحت فرمادیں۔

جواب: اس کا مطلب ہے وہ کپتیاں ہوں وہ تمہارے خلاف اٹھ کھڑی ہوں۔ اور تمہیں ان سے مصیبت پڑی ہوئی ہو۔ گالی گلوچ کر رہی ہیں ہر وقت کا کپت لگایا ہوا ہے۔ اس وقت بھی مارنے کا حکم نہیں ہے۔ فرمایا ہے اس وقت تم یوں کرو کہ ان کو سمجھاؤ صلح کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی اصلاح کی کوشش کرو۔ اگر اصلاح نہیں ہوتی تو ان کو اپنے بستروں میں الگ کردو یعنی خود بھی ان سے الگ ہو جاؤ۔ کچھ عرصہ تک اس طرح رہو۔ اور یہ وہ سزا ہے جو مرد کو زیادہ ملتی ہے عورت کو کم ملتی ہے کیونکہ مرد کو عورت سے تسکین حاصل کرنے کی ضرورت زیادہ ہے اسی لئے قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ عورتوں کو خاوند دیئے تا کہ وہ سکینت حاصل کریں۔ مردوں کو فرمایا ہے تم ان سے سکینت حاصل کرو۔ تو یہ ایک طبعی معاملہ ہے اس میں عورت سے زیادہ مرد محتاج رہتا ہے جہاں تک سکینت کا تعلق ہے اور وہ سزا کس کو ملی؟ زیادہ مرد کو ملی۔ وہ جو پہلے ہی ہر وقت تنگ کیا کرتی تھی شور مچایا ہوا تھا گھر میں وہ تو امن میں آگئی ہوگی کہ چلو چھٹی ہوئی اس مصیبت سے۔ پھر اس علیحدگی کے بعد تم بھی ٹھنڈے ہو چکے ہو تمہارا مزاج بھی درست ہو چکا ہے۔ وہ عورت بھی یہ دیکھ چکی ہے کہ یہ ٹھیک طریق نہیں ہے اگر پھر بھی وہ باز نہ آئے پھر مارنے کی اجازت ہے اور مارنے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے کہ کس حد تک مارنے کی اجازت ہے۔

یہ جو مارنے کی اجازت ہے ان سب شرطوں سے مشروط ہے۔ جو دنیا میں اکثر لوگ مارتے ہیں وہ ان شرطوں کے مطابق کبھی بھی نہیں مارتے اس لئے قرآن نے جو حفاظت کی عورتوں کی کہ اشتعال میں آکر ان کو کوئی نہ مارے۔ جب وہ نشوز کر رہی ہیں ہرگز ہاتھ نہیں اٹھانا صبر کرنا ہے اور یہ سارے ذرائع اختیار کرنا ہیں یہ عورتوں کی حفاظت ہو رہی ہے مرد کے اشتعال سے ورنہ مرد کا اشتعال مارنے کے لئے اس آیت کا محتاج نہیں ہے۔

جتنے مارنے کے واقعات مغربی سوسائٹی میں ہوتے ہیں اس کا عشر عشیر بھی مسلمانوں کی سوسائٹیوں میں نہیں اور جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے سوواں حصہ بھی نہیں ہے آپ ساری سوسائٹی کا جائزہ لے کر دیکھ لیں شاذ کے طور پر ہی ایسا واقعہ ہوتا ہے اور جہاں ہوتا ہے وہ فوراً ہمارے علم میں بھی آجاتا ہے۔ کیونکہ عورتوں کو پتہ ہے ہمارا کوئی والی وارث ہے ہماری حمایت کرنے والا موجود ہے جن کا والی وارث کوئی نہ ہو یورپ میں جس قسم کے سنگین واقعات عورتوں پر مار کٹائی اور زبردستی کے ہوتے ہیں وہ قرآن سے اجازت لے رہے ہیں لوگ؟ یا بائیبل سے لے رہے ہیں؟ قرآن نے اصل میں پابندی لگائی ہے ورنہ مارنا ایک طبعی امر ہے۔ طاقتور جب غصے میں آتا ہے تو ہاتھ اٹھا بیٹھتا ہے یہ اس کو نرم کرنے کے واقعات ہیں یہ تعلیمات ہیں اور ان سے گزرنے کے بعد اگر پھر بھی ضرورت پڑے تو پھر پولیس سے مرواؤ گے اس کو یا خود مارنا بہتر ہے۔ تو یہی صرف سوال رہ جاتا ہے۔ یا پھر طلاق ہے۔ علیحدگی کا عورت کو بھی حق ہے۔ پھر مار کی کوئی ضرورت نہیں پڑے گی۔

سوال: چرچ کا ایک بیان آیا ہے وہ کہتے ہیں کہ زمانہ بدلنے کے ساتھ ہمیں بدلنا چاہئے اور ہمیں عقائد میں ترمیم کرنی چاہئے اور ایک مثال یہ دی ہے کہ جو میاں بیوی بغیر شادی کے بغیر نکاح کے آپس میں رہتے ہیں ان کے لئے یہ صرف Sinfull Life کا جو لفظ ہے بہت افسوسناک ہے یہ لفظ اڑا دینا چاہئے۔ اور یہ مناسب بھی نہیں ہے۔

جواب: اب وہ مذہب خود بنا رہے ہیں ہمیں کیا اس پر اعتراض ہے کرنے دیں وہ عیسائیت نہیں کہلائے گی وہ یہودیت نہیں کہلائے گی انہوں نے اپنا مذہب نیا بنانا شروع کیا ہے۔ بنانے دیں ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ مذہب نہ بھی ہوتا تب بھی ایسا ہی کرتے ان کے کہنے سے یا نہ کہنے سے خدا اور بندے کے معاملات میں کیا اثر پڑیگا یہ بتایئے ان کو یہ وہم ہے کہ اگر Sinfull کہہ دیا تو جہنم میں جائیں گے اگر نہ کہا تو بچ جائیں گے سارے۔ یہ بڑا پاگل پن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے نہ تو فتویٰ مانگنا ہے نہ اس کا کوئی ذکر چلے گا قیامت کے دن خدا فیصلہ کرے گا اس لئے ان کو جو مرضی ہے کرتے رہیں کھیل تماشا ہے صرف۔ اس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں۔

سوال: حکم ہے کہ نماز پڑھتے وقت سر کو ڈھانپنا چاہئے لیکن حج اور عمرہ کے وقت سر کو ننگا رکھنے کا حکم ہے۔

جواب: وہ دوسرا مضمون ہے وہ عشق کا مضمون ہے۔ وقف للہ کا مضمون ہے۔ اس میں سر منڈانے اور سر ننگا کرنے کا ہی تعلق ساری انسانی تاریخ سے چلا آرہا ہے۔ ساری انسانی تاریخ کے حوالے سے ہر قسم کے ہر ملک کے لوگوں میں چلا آرہا ہے۔

بدھ بھکشو بھی سر منڈاتے ہیں اور ننگا رکھتے ہیں۔ ہندو ایک چوٹی چھوڑ کر باقی سارا سر منڈا دیتے ہیں اور ننگا رکھتے ہیں۔ مسلمان اپنے بچوں کے سر منڈاتے ہیں اور پھر قربانی بھی دیتے ہیں حج پر بھی وہ قربانی دیتے ہیں۔ تو اس کے اندر کچھ مفہوم ہیں ہر جگہ دنیا میں سر منڈوانا دراصل بے عزتی کا موجب ہے۔ لیکن ایک اعلیٰ قدر کی خاطر اپنی عزت نفس کو مارنا یہ عزت افزائی ہو جاتی ہے۔ بالکل برعکس چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اللہ کی خاطر اپنی عزتوں کو نظر انداز کر دینا اور خدا کے حضور اپنی انا کو کلیۃً قتل کر دینا اس کی نشانی ہے سر منڈانا وقف کی بھی نشانی ہے۔ وقف بھی اسی مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ صرف اسلام ہی میں نہیں باقی جگہوں پر بھی یہی چیز چلی آ رہی ہے۔ ننیں (Nuns) بھی سر منڈاتی ہیں تو یہ جو سر منڈانا ہے یہ عالمی طبعی اظہار ہے اس بات کا کہ ہم خدا کے ہو گئے کسی کے ہو گئے۔ اور اس میں چونکہ عشق کا مضمون ہے اس لئے سر منڈوا کر ڈھانپنے سے کیا فائدہ ہوا وہ تو پھر شرمانے والی بات ہے۔ جہاں تک نماز کا مضمون ہے وہاں سر ڈھانپ کر ہی پڑھی جاتی ہے۔

سوال: وضو کرتے ہوئے مسح کرنا ہوتا ہے تو کیا جراب پر مسح کرنا چاہئے یا جوتے پر بھی ہو سکتا ہے؟

جواب: جوتے جو ہیں وہ نماز سے پہلے اتارنے کا حکم ہے اس لئے جہاں جوتے اتارنے ہوں اس کا مطلب ہے بیت الذکر میں جانا ہے تو جوتوں کو گندا سمجھ کر اتارنا ہے جرابیں اتارنے کا حکم نہیں جرابیں لے کر آپ اندر داخل ہوتے ہیں تو وہاں جرابوں ہی کا مسح ضروری ہے۔ لیکن اگر آپ سفر کی حالت میں ایسی جگہ ہوں جہاں بوٹوں سمیت نماز پڑھنا مجبوری ہے۔ کیچڑ میں کھڑے ہوں یا تیز دھوپ میں کھڑے ہوں وہاں اسی بوٹ کے اوپر مسح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جس سے نماز جائز ہے اسی پر مسح بھی جائز ہے۔

سوال: عشاء کی نماز کے بعد نیند نہ آئے تو نصف شب کے بعد انسان نوافل یا تہجد پڑھ سکتا ہے؟

جواب: اصل مفہوم جو ہے تہجد کا وہ سو کر اٹھنا ہے۔ اور یہ مضمون قرآن شریف نے بیان کیا ہے۔ کہ اللہ کی محبت میں بستروں کی نرمیوں اور گرمیوں کو چھوڑ کر ان کے کندھے الگ ہو جاتے ہیں تہجد کا مطلب ہی کوشش کرنا ہے جدوجہد کرنا ہے۔ ایسے وقت میں جب نیند کا غلبہ ہو آرام کے لئے انسان ترس رہا ہو۔ تھکا ہوا آدمی آدھی رات کو پھر اٹھتا ہے۔ تو جو کوشش کر کے اس کو اٹھنا پڑتا ہے یہ تہجد ہے۔ وہ نوافل تو ہونگے تہجد نہیں ہو گا۔ اس لئے تہجد کا مفہوم اپنی استثناء کی خاطر کیوں بگاڑتے ہیں۔ اس کو آپ یہ کہیں صبح تہجد کے وقت میں نے نوافل ادا کئے۔ لیکن چونکہ تہجد کا مضمون شامل نہیں اس لئے آپ تہجد نہیں کہہ سکتے۔

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی بیوت الذکر و مشن ہاؤسز
تعمیر، تاریخ اور ان سے متعلقہ دیگر اہم معلومات

بیت فضل لندن

1۔ جنوری 1920ء میں چندہ اپیل برائے بیت الذکر از طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔

2۔ مبلغ 6000 روپے پہلے دن وصول ہوئے جبکہ 95000 روپے کے وعدہ جات ہوئے۔ جس میں سے 83000 روپے جماعت احمدیہ کی خواتین کی طرف سے تھے۔

3۔ اگست 1920ء میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے دور امامت میں ایک ایکڑ زمین مبلغ 2223 پاؤنڈز میں وانڈز ورتھ لندن میں خریدی گئی۔

4۔ 19/اکتوبر 1924ء شام 4 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔ دو سو مہمان شریک ہوئے۔

5۔ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کی قیادت میں 15 خدام اور دو خواتین نے کھدائی میں حصہ لیا۔

6۔ بیت الفضل لندن کے آرکیٹیکٹ کا نام Mr. Oliphant تھا۔

7۔ تعمیر بیت تھامس مینسن اینڈ سنز M/S Thomas Manson & Sons نے کی۔

8۔ 28 ستمبر 1925ء صبح 11 بجے تعمیر کا کام شروع ہوا۔

9۔ تعمیر کا کام 10 ماہ میں مکمل ہوا جس پر مبلغ 4000 پاؤنڈز لاگت آئی۔

10۔ بیت الذکر کے لئے پہلا قالین خان بہادر سیٹھ احمد اللہ دین صاحب نے ایک سو پاؤنڈز میں خرید کر دیا۔

11۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ’’فضل......‘‘ نام رکھا۔

12۔ تین اکتوبر 1926ء دوپہر تین بجے مکرم خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب نے چھ سو مہمانوں کی موجودگی میں بیت فضل کا افتتاح کیا۔

13۔ بیت فضل کے پہلے امام حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب مقرر ہوئے۔

14۔ بیت فضل سے پہلی نداء دینے کا اعزاز مکرم ملک غلام فرید صاحب کو حاصل ہوا۔

15۔ نماز عصر پہلی نماز تھی۔ جو بیت فضل میں ادا کی گئی۔

16۔ پہلے منادی کے طور پر مکرم بلال ڈینیل ہاکر نٹل صاحب Mr. Bilal Daniel Hawker Nuttal کی تقرری کی گئی۔

بیت الفتوح لندن

1۔ 1995ء میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب کے دور امارت میں بیت الفتوح کے لئے جگہ 2.3 ملین پاؤنڈز میں خریدی گئی۔

2۔ 19/اکتوبر 1999ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔

3۔ ابتداء میں خرچ کا تخمینہ پانچ ملین پاؤنڈز لگایا گیا۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ بتدریج اضافہ ہوتا چلا گیا اور بیت کی تکمیل پر دس ملین پاؤنڈز خرچ ہوئے۔

4۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3/اکتوبر 2003ء کو بروز جمعہ بیت الفتوح کا افتتاح فرمایا۔ بیت الذکر اکیسویں صدی کا نہایت خوبصورت ڈیزائن ہے اور دینی تعمیرات کا نادر نمونہ ہے۔ بروز افتتاح بیت کو برقی قمقموں سے نفاست سے سجایا گیا تھا۔ برطانیہ کے تمام بڑے بڑے اخبارات نے اس تقریب کی کوریج دی۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندے شریک ہوئے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر لحہ کی رپورٹنگ اور تصاویر تمام دنیائے احمدیت میں دکھائی گئیں اور اس طرح دنیا کے ہر احمدی نے یوکے جماعت کی مسرتوں میں برابر کا حصہ لیا۔ جماعت کے ہر فرد کی آنکھ مسرت سے نمناک تھی۔ قلوب باری تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھے۔ زبان زیر لب درود سے تر تھی اور جبین سجدات شکر بجا لا رہی تھیں۔ شعراء احمدیت اپنے منظوم کلام سے نذرانہ عقیدت پیش کر رہے تھے۔ نونہالان جماعت اپنے زرق برق لباس میں ملبوس ترانے گا رہے تھے۔

5۔ برطانیہ میں چھپنے والے ایک اخبار کے مطابق بیت الفتوح کی عمارت کا شمار یورپ کی پچاس جدید عمارات میں ہوتا ہے۔

6۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے اور مکرم ناصر احمد خاں صاحب نے اس پراجیکٹ کی تفصیلی نگرانی کی۔

بیت الذکر دار البرکات (برمنگھم)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اکتوبر 2004ء کو بیت الذکر دار البرکات کا افتتاح خطبہ جمعہ سے کیا جس میں حضور انور نے فرمایا کہ

’’الحمد للہ کہ آج جماعت احمدیہ برطانیہ کی یہ (بیت) جسے برمنگھم کی جماعت نے بہت بڑا حصہ قربانی کا دے کر تعمیر کیا ہے۔ اس کی تکمیل ہونے پر افتتاح ہو رہا ہے۔ اس (بیت) کی اور برمنگھم جماعت کی بیک گراؤنڈ کے بارے میں مختصر تاریخ، چند ایک پوائنٹ بتا دیتا ہوں۔ یہاں 1960ء میں جماعت قائم ہوئی تھی جو صرف پانچ افراد پر مشتمل تھی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت میں 1980ء میں یہاں پہلا مشن ہاؤس خریدا گیا اور اس کا نام حضور نے بیت البرکات تجویز فرمایا اور پھر اس کے بعد اللہ کے فضل سے جماعت بڑھنی شروع ہوئی تو 1993ء میں (بیت) کے لئے نئی جگہ کی تلاش بھی شروع ہوئی اور 1994ء میں برمنگھم کونسل نے یہ جگہ مارکیٹ میں فروخت کے لئے رکھی تو جماعت نے رابطہ کیا اور اکتوبر میں بڑی برائے نام قیمت پر یہ جگہ مل گئی اور یہ ایک خستہ حال سکول کی عمارت تھی۔ گورنمنٹ کے کاغذات میں ویسے لسٹڈ (Listed) بلڈنگ تھی، خود چاہے لسٹڈ بلڈنگ کا برا حال کر دیں۔ لیکن جب کوئی لے لے تو کہتے ہیں کہ اس کو پوری طرح (Maintain) کیا جائے۔ بہرحال شرط انہوں نے یہی لگائی تھی کہ اس کو خوبصورت بنایا جائے گا۔

یہ جو میں نے برائے نام قیمت بتائی ہے یہ 200 پاؤنڈ تھی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1996ء میں یہاں آکر اس جگہ کا معائنہ کیا۔ یہ جگہ پسند آئی۔ یہ تقریباً پونے دو ایکڑ یعنی 1.75 ایکڑز (31 ہزار مربع فٹ) اس کا رقبہ ہے۔ بہت سارا خرچ والنٹیئرز نے وقار عمل کر کے بچایا ہے۔‘‘

میرا اندازہ ہے کہ جتنا خرچ ہوا ہے اس سے تقریباً ڈیوڑھا اور ہو گا۔ یہ خرچ تقریباً 1.6 ملین (16 لاکھ) پاؤنڈز خرچ ہوا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ برمنگھم جماعت کو اس بیت الذکر کے بنانے میں مالی قربانی کا بہت بڑا حصہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور عمومی طور پر یوکے کی جماعت نے بھی کافی مدد کی ہے اللہ ان سب کو جزا دے۔ اس کی نگرانی کرنے والے ڈاکٹر فاروق صاحب اور ناصر خان صاحب نائب امیر نے بڑی محنت سے کام کیا۔ اسی طرح وہی ٹیم جو بیت الفتوح میں کام کرتی رہی والنٹیئرز کی اور ورکرز کی بھی۔ انہوں نے بھی یہاں آکر کام کیا۔ اللہ سب کو جزا دے۔ یہ سب لوگ جنہوں نے مالی قربانیاں بھی کیں، وقت بھی دیا انہوں نے جماعتی روایات کو قائم رکھا، زندہ رکھا۔ خدا کرے کہ یہ آئندہ بھی ان روایات کو زندہ رکھنے والے رہیں۔‘‘

سینٹر کی بلڈنگ وغیرہ خریدنے میں مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد ریجنل امیر نے بھرپور کردار ادا کیا۔

بیت النور (ہنسلو)

ہنسلو مڈل سیکس میں مشن ہاؤس کی خریداری مقامی جماعت کے ذمہ تھی۔ چنانچہ جماعت نے بفضل اللہ تعالیٰ رقم جمع کر لی۔ اس کی خرید 22 دسمبر 1985ء کو مکمل ہوئی۔

16 ستمبر 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے افتتاح فرمایا اور بیت الذکر کا نام ’’بیت النور‘‘ تجویز فرمایا۔

بیت دار السلام (ساؤتھ ہال)

1980ء میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

مشنری انچارج برطانیہ کے قیام کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورِ خلافت میں یہ جگہ خریدی۔
اکتوبر 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے افتتاح فرمایا۔

بیت الاکرام (لیسٹر)

1994ء میں بیت الاکرام (لیسٹر) کی جگہ 55 ہزار پاؤنڈ میں خریدی گئی تھی۔
13 جنوری 1996ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے افتتاح فرمایا۔
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ جس کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

بیت الناصر (ہارٹلے پول)

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے کے دورِ امارت میں 8/اگست 2003ء کو ایک ایکڑ کا رقبہ 35 ہزار پاؤنڈز میں مقامی کونسل سے خریدا گیا۔
بیت کا ڈیزائن اور مربی ہاؤس کا نقشہ بریڈفورڈ کے ایک انگریز آرکیٹیکٹ (Mr. Dean Woodward) نے بنایا۔
اکتوبر 2004ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگِ بنیاد رکھا اور اس بیت الذکر کی تعمیر کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سپرد فرمائی۔
تعمیر کا تخمینہ ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ لگایا گیا۔ باوجود انتہائی مخالفت کے بیت ناصر (ہارٹلے پول) کی تکمیل ہوئی۔
7 فروری 2005ء کو مقامی کونسل نے بیت الذکر کے حتمی ڈیزائن کی منظوری دی۔
11 نومبر 2005ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاح فرمایا۔
حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔
حضور انور نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ
''الحمدللہ! آج ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہم ملک کے اس حصہ میں بھی (بیت الذکر) تعمیر کرنے کے قابل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی قربانی کو قبول فرمائے اور جس مقصد کے لئے یہ (-) تعمیر کی گئی ہے یہاں کا رہنے والا ہر احمدی اس مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ اس (-) کی تعمیر کے لئے میں نے انصار اللہ یوکے کی ذمہ داری لگائی تھی کہ وہ اس کا تمام خرچ ادا کریں یا اکثر حصہ ادا کریں۔ الحمدللہ کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا اور بڑے کھلے دل کے ساتھ اس قربانی میں حصہ لیا اور اس طرح یہ (-) کم و بیش ان کی قربانی سے ہی تعمیر ہوگئی۔''
ہارٹلے پول میں جماعت کی بنیاد مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم اور ان کی اہلیہ نے رکھی تھی۔ بیت الذکر بنانے کی کوشش میں ریجنل امیر محترم بلال ایٹکنسن صاحب نے خوب دلچسپی لی اور انہی کی نگرانی میں تعمیر کا کام مکمل ہوا۔

بیت الکریم
(جامعہ احمدیہ یوکے)

یہ بیت الذکر جامعہ احمدیہ کی نئی بلڈنگ کا ہے۔
3 دسمبر 2006ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاح فرمایا۔
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقعہ پر طلباء کو زرّیں نصائح سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ
''آپ خوش قسمت ہیں جن کے والدین نے صرف خدمت دین کے لئے وقف کر دیا اور پھر جب آپ لوگ پندرہ سولہ سال کی عمر جو کہ سوجھ بوجھ کی عمر ہے کو پہنچے تو آپ نے اپنے والدین کے وقف کو قائم رکھا اور برضا و رغبت وقف زندگی کے فارم پڑھ اور سمجھ کر پُر کر دیئے اور یہ بھی آپ کی خوش بختی ہے کہ آپ سب جامعہ احمدیہ کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ آپ کو ہر آن یہ خیال پیش نظر رکھنا ہے کہ آپ نے ارشاد خداوندی صبغۃ اللہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتے چلے جانا ہے اور نبی اکرم ﷺ کی حدیث تخلقوا باخلاق اللہ کے تحت صفات الٰہیہ کا ادراک حاصل کرنا ہے اور اسی رنگ میں رنگین ہونا ہے۔ آپ نے دینی تعلیم حاصل کر کے دنیا میں (-) کی خاطر پھیل جانا ہے اور تشنہ روحوں کی سیرابی کا باعث بننا ہے۔ اس میدان میں آپ کو بہت سی مشکلات اور تکالیف کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کو جو تھوڑا بہت ماہوار الاؤنس ملے وہ شائد پندرہ دن کے اندر اندر ہی ختم ہوجائے۔ صبر و شکر کے ساتھ ہر تکلیف برداشت کرتے ہوئے (-) اور خدمت دین کے مقدس فریضہ کو احسن رنگ میں سرانجام دینا آپ کا کام ہے۔''

بیت المھدی (بریڈفورڈ)

1999ء میں ایک قطعہ زمین جس کا رقبہ 0.6 ایکڑ ہے۔ (5 کنال) یہ قطعہ زمین Otley Road کے علاقہ Rees Way واقع ہے۔ یہ پلاٹ بریڈفورڈ کی نئی بیت الذکر بنانے کے لئے 30 ہزار پاؤنڈز میں خریدا گیا۔ جون 2000ء میں اس زمین کی رجسٹری مکمل ہوئی اور 2001ء میں بریڈفورڈ کونسل نے جماعت کو بیت الذکر تعمیر کرنے کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی منظوری دے دی۔
مورخہ یکم اکتوبر 2004ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بیت الذکر کے لئے ''بیت المھدی'' کا نام عطا فرمایا اور پھر مورخہ 16۔ اکتوبر 2004ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کو قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی اس بیت الذکر کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔

i۔ اوپر والا مردوں کا ہال 492 مربع میٹر
ii۔ مستورات کا ہال 481 مربع میٹر
iii۔ تہہ خانہ 481 مربع میٹر

نماز کے لئے مردوں کے ہال میں 600 اور مستورات کے ہال میں بھی 600 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔
اس بیت الذکر کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومبر 2008ء نماز جمعہ کے ساتھ فرمایا۔ بیت المھدی کی تعمیر پر کل 2.3 ملین پاؤنڈز خرچ ہوئے۔

بیت العافیت (شیفیلڈ)

شیفیلڈ میں جماعت کا قیام 1985ء میں عمل میں آیا۔ اس وقت وہاں پر صرف تین خاندان مقیم تھے۔ شروع میں صدر صاحب کے گھر پر صرف جمعہ کا انتظام ہوتا تھا۔ کئی سالوں کی مسلسل کوشش کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ پراپرٹی خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ جگہ سٹی سنٹر کے بالکل قریب ہے اور وسیع پارکنگ بھی میسر ہے۔ یہ جگہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار پاؤنڈز میں نیلامی میں خریدی گئی۔ خرید مکمل ہونے پر کونسل کو پلاننگ منظوری کے لئے درخواست دی گئی۔ چنانچہ منظوری ملنے پر پانچ لاکھ پاؤنڈز کی لاگت سے بیت الذکر تعمیر کی گئی۔
اس بیت الذکر کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 نومبر 2008ء کو فرمایا۔

بیت التوحید (ہڈرزفیلڈ)

جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی جگہ باقاعدہ بیت الذکر بنانے کے لئے خریدی ہے۔ فی الحال جماعتی ضروریات کے لئے تیار کر کے مشن ہاؤس بنا دیا گیا ہے۔ یہ مشن ہاؤس بھی اکتوبر 2008ء میں تیار ہوا ہے۔ اس جگہ پر تعمیر ہونے والی بیت الذکر کا نام حضور انور نے ''بیت التوحید'' رکھا ہے۔ اس جگہ کا کل رقبہ 1.5 ایکڑ پر مشتمل ہے اور اس جگہ پر ایک بلڈنگ بنی ہوئی ہے۔ اس بلڈنگ کا مسقف رقبہ 380 مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت چار لاکھ تین ہزار پاؤنڈز میں خریدی گئی ہے اور اس کی مرمت کر کے جماعتی ضروریات کے لئے استعمال ہو رہی ہے۔ مستقبل میں انشاء اللہ اس جگہ پر باقاعدہ بیت الذکر تعمیر کی جائے گی۔ اس بلڈنگ کا بھی بطور مشن ہاؤس افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے ساتھ 8 نومبر کو فرمایا۔

نماز سنٹر، بیت الاحسان
(لیمنگٹن سپاء)

لیمنگٹن سپاء میں 1960ء جماعت کا قیام میں عمل آیا۔ اس وقت جماعت کی تعداد 73 افراد پر مشتمل ہے۔ 2007ء خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت لیمنگٹن سپاء کو یہ پراپرٹی خریدنے کی توفیق ملی۔ یہ پراپرٹی دو لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈز میں خریدی گئی اور تقریباً اسی ہزار پاؤنڈز خرچ کر کے نماز سنٹر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس نماز سنٹر میں قریباً دو صد نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس نماز سنٹر کی تعمیر 2008ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی اور اس کا افتتاح بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 نومبر 2008ء کو فرمایا۔
(ماخوذ از صد سالہ جوبلی سوونیئر جماعت برطانیہ)

☆...........☆...........☆

پاکستان ریلوے

برصغیر میں پہلی ٹرین 16/اپریل 1853ء میں چلائی گئی جو بوری بندر بمبئی سے تھانے شہر تک جاتی تھی۔ جہاں تک ان علاقوں میں ریل کا تعلق ہے جو بعد میں پاکستان میں شامل ہوتے۔ ان میں کراچی کو مرکزی بندرگاہ بنائے جانے کے امکانات کے تحت 1847ء میں پہلی بار ریلوے کا تصور پیش کیا گیا۔ کمشنر سندھ لارڈ ڈلہوزی نے اس کا آغاز کیا۔ 13 مئی 1861ء میں پہلی ریلوے لائن عوام کے لئے کھولی گئی جو کراچی اور کوٹری کے درمیان تھی اور جس کی لمبائی 105 میل تھی۔ اس کے بعد کراچی اور کیماڑی کے درمیان 1889ء میں ایک ریلوے لائن بچھائی گئی اور 1897ء میں کیماڑی اور کوٹری کے درمیان لائن ڈبل کر دی گئی۔ بیسویں صدی میں پشاور سے کراچی، پشاور سے راولپنڈی اور راولپنڈی سے لاہور کے درمیان ان میں ٹرینوں کا آغاز ہوا اور مزید کام ہوتا رہا۔ 1886ء میں وہ علاقے جو پاکستان کا حصہ بنتا ہے ان میں چار ریلوے کمپنیاں چل رہی تھیں سندھ ریلوے، انڈین فلوٹیلا کمپنی، پنجاب ریلوے اور دہلی ریلویز شامل تھیں۔ پھر یہ کمپنیاں مختلف نام اختیار کرتی کرتی آخر کار 1947ء میں پاکستان ریلویز کی صورت میں سامنے آئیں۔ قیام پاکستان کے بعد برطانوی ہندوستان سے نارتھ ویسٹرن ریلویز پاکستان کو ملی جس کی لمبائی 3133 روٹ کلومیٹر تھی۔ 1954ء میں ریلوے لائن کو مردان سے چارسدہ تک توسیع دی گئی اور 1956ء میں جیکب آباد سے کشمور تک 762 ایم ایم گیج لائن کو براڈ گیج میں تبدیل کیا گیا۔ 1961ء میں پاکستان کے حصے میں آنے والی نارتھ ویسٹرن ریلویز کا نام پاکستان ریلویز میں بدل دیا گیا۔ 1969ء سے 1973ء کے درمیان کوٹ ادو کشمور لائن تعمیر کی گئی جس کے نتیجے میں کراچی تا شمالی پاکستان متبادل روٹ ملا۔ جہاں تک پاکستان ریلویز کے بین الاقوامی لنک کا تعلق ہے تو پاکستان بذریعہ ریل بھارت سے منسلک ہے جبکہ افغانستان، ترکی اور چین کے ساتھ لنک کے معاہدے موجود ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سالانہ تقاریب تقسیم انعامات

(مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ)

علمی ریلی

مجلس انصاراللہ مقامی کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات برائے علمی ریلی مورخہ 13 دسمبر 2014ء کو مجلس انصاراللہ مقامی کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد مکرم طارق سعید صاحب منتظم تعلیم مجلس انصاراللہ مقامی نے رپورٹ پیش کی۔ علمی ریلی ربوہ کے مقابلہ جات 85 میں انصار نے حصہ لیا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم، مطالعہ کتب، دینی معلومات، بیت بازی، تقریر معیار خاص اور فی البدیہہ تقریری مقابلے ہوئے۔ رپورٹ کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور تقریر کی۔ آخر میں مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی نے تمام حاضرین و مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور مہمان خصوصی نے دعا کروائی بعد ازاں تمام حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

سپورٹس ریلی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے شعبہ ذہانت وصحت جسمانی نے گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، رسہ کشی، بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے مقابلے کروائے۔ جس میں 210 انصار شامل ہوئے۔ تمام میچز صف اول اور صف دوم کے الگ الگ کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات کے اختتام پر مجلس انصاراللہ مقامی کے بالائی ہال میں تقریب تقسیم انعامات مورخہ 10 دسمبر 2014ء کو منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی مجلس انصاراللہ پاکستان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد مقابلہ جات کی رپورٹ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب منتظم تجنید نے پیش کی۔ رپورٹ کے بعد مکرم قائد صاحب ذہانت وصحت جسمانی نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ آخر پر مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی نے مہمان خصوصی اور تمام کھلاڑیوں کا شکریہ ادا کیا اور مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

عطیہ خون خدمت خلق ہے

کلاس داعیان

مورخہ 5 دسمبر 2014ء کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ نیوسٹی ضلع میرپور AK نے ضلعی کلاس داعیان الی اللہ منعقد کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے کلاس کی اہمیت اور دعوت الی اللہ کرنے کے گر بتلائے۔ یہ کلاس ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بعد میں سوالات کا سیشن ہوا۔ اس کلاس میں ضلع کی تمام جماعتوں کی نمائندگی تھی۔ کل حاضری 254 تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ماسٹر نصیر احمد خالد صاحب نائب زعیم تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم وسیم احمد شاکر صاحب ولد مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے C.C.U میں داخل ہیں۔ ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ندیم احمد واہلہ صاحب معلم وقف جدید گھارو ضلع ٹھٹھہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ساس محترمہ خالدہ ناصر صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمر کوٹ شدید بیمار ہیں۔ ان کے برین ٹیومر کا آپریشن ہوا ہے۔ اور ابھی تک ہوش نہیں آیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور تمام بداثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم حمید اللہ صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ کو شدید علالت کے باعث طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے لاہور ریفر کیا گیا ہے۔ مگر کوئی خاطرہ خواہ فائدہ نہیں ہوا۔ ان کو برین ہیمبرج کا دوسرا اٹیک ہوا ہے اور بیہوشی کی حالت میں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم حافظ نور زمان صاحب نائب صدر اول مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ نصرت شاہین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیق کیانی صاحب ساکن راولپنڈی عرصہ دس سال سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں کافی علاج معالجہ کروایا ہے مگر مکمل آرام نہیں آ رہا۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترمہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

روحانیت کا اثر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دورہ گوئٹے مالا 1989ء کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ایک دلچسپ تجربہ وہاں یہ ہوا کہ ہمارے سیکورٹی چیف جو تھے انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں میں نے کہا کہ بڑی خوشی کے ساتھ پڑھیں جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے کہ میری بیوی نہایت کٹر کیتھولک ہے وہ ہمیشہ مجھے کہا کرتی ہے کہ فلاں جو منسٹر آئے انہوں نے بہت اچھی سروس کی اور اس کا دل پر بڑا اثر ہوا ہے۔ تم بھی کبھی آؤ۔

انہوں نے کہا کہ **آپ کے ساتھ جو دو تین دن گزارے ہیں اور آپ کی نمازیں دیکھی ہیں تو میں نے اپنی بیوی سے جا کر کہا کہ تمہیں پتہ ہی نہیں کہ روحانیت کیا ہوتی ہے۔ تم احمدیوں کو نماز پڑھتے دیکھ لو تو تمہیں پتہ لگے کہ دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے** اور اس قدر میرے دل پر اس کا اثر ہے اس لئے مجھے اجازت دیں کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔

چنانچہ انہوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے اور ان کے سیکورٹی سٹاف نے حضور کی مجلس سوال و جواب کے دوران کہا کہ دل سے تو ہم دین حق کے پیروکار ہو چکے ہیں لیکن اب دیر یہ ہے کہ ہم اپنے خاندانوں کو سمجھا لیں۔

(الفضل 23/اگست 1989ء)

بعد میں انہوں نے بیعت کر لی۔

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: **0092 47 6215 448**

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: **0092 0333 6706649**

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

سیاحت کے لئے دس اہم ممالک

سنگاپور
اس کی گولڈن جوبلی 2015ء میں منائی جانے والی ہے۔ یہاں کی تاریخی عمارات، سرسبز جگہیں اور شاپنگ سنٹرز سیاحوں کو اپنی جانب کھینچتے ہیں، مگر یہاں کی نیشنل آرٹ گیلری سمیت متعدد حیرت انگیز جگہیں بھی ہیں جو دیکھنے والوں کو حیران کر کے رکھ دیتی ہیں۔

نیمبیا
براعظم افریقہ کا ملک نیمبیا سیاحوں کے لئے دوسرا بہترین ملک قرار پایا ہے، یہاں کی معاشی ترقی کے ساتھ یہاں کی جنگلی حیات، صحرا اور دیگر مقامات دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

لتھوانیا
یہاں کے زبردست ساحل اور قدامت پسندی پرمبنی ولینیوس بارو کے نامی ایک قصبہ بھی موجود ہے۔ جو عالمی ثقافتی ورثے میں شامل ہے جو دیکھنے والوں کے لئے زندگی کا یادگار تجربہ ثابت ہوسکتا ہے۔

نکاراگوا
شمالی امریکہ کے اس ملک کا نام شاید بیشتر افراد نے سنا بھی نہ ہو مگر یہاں کے قدیم طرز کے قصبے، لوک روایات پر مشتمل جگہیں اور جزیرے سب اسے ایک پُرکشش ملک بنا دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ سیاحت کے شوقین افراد کے لئے چوتھا اہم ملک قرار پایا ہے۔

آئرلینڈ
اگر آپ قدیم روایات سے محبت کرتے ہیں تو یہ ملک آپ کے لئے خوابوں کی جنت ثابت ہوگا، کیونکہ یہاں کے گھر قدامت پسند جبکہ شاہراہیں جدت کے انوکھے امتزاج کو پیش کرتی ہیں۔

کانگو
جنگلی حیات کے شائقین کے لئے یہ مقام کسی پرستان سے کم نہیں، یہاں کے نیشنل پارکس میں آپ ہر طرح کے جانوروں کو دیکھ کر اپنا یہ شوق پورا کرسکتے ہیں۔

سائبیریا
یہاں کے برفانی میدان، پرانے گھر اور روایتی میلے سب اسے دیکھنے کے قابل جگہ بنا دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آئندہ برس کے لئے ساتواں اہم ترین ملک قرار پایا ہے۔

فلپائن
مونگوں کی چٹانوں، رنگ برنگے ساحلوں اور ہزاروں جزائر کا گھر فلپائن، جسے کسی بھی سیاح کے لئے نظرانداز کرنا ممکن ہی نہیں۔ یہاں کے انوکھے فیسٹیولز، موسیقی اور کثیر النسلی ثقافت کسی کو بھی ایک لمحے کے لئے بھی بیزار ہونے نہیں دیتے۔

سینٹ لوشیا
اگر آپ جنگل سے بھری چٹان سے ساحل کا نظارہ کرنا چاہتے ہیں تو سینٹ لوشیا اس کے لئے سب سے خوبصورت ملک ثابت ہوسکتا ہے، مہم جوئی کے شوقین افراد یہاں کے آتش فشانی سلسلوں کو دیکھ کر اپنا شوق پورا کرسکتے ہیں۔ فطرت کے شائقین ڈولفنز کے ساتھ تیراکی کا لطف حاصل کرسکتے ہیں اور سنسنی کے پرستاروں کے لئے پیٹون پہاڑیوں سے سمندر میں چھلانگ لگانے یا زیرآب مونگوں کی چٹانوں کو دیکھنا یادگار ترین تجربہ ثابت ہوسکتا ہے۔

مراکش
جدت و قدامت کا امتزاج مراکش جہاں عرب وافریقی ثقافت باہم مل کر اس ملک کو انوکھا بنا دیتے ہیں۔ یہاں کی موسیقی، ساحل اور لوگوں کا طرز زندگی سب اسے 2015ء کے لئے سیاحت کا دسواں اہم ترین ملک بناتے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 20 نومبر 2014ء)

☆......☆......☆

ضرورت برائے مددگار سٹاف
فیوچر ریس اکیڈمی کو دو مددگار خواتین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ 0332-7057097

چلتے پھرتے بروکروں سے بچیں اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ ہر اقسام ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

کلائی سے باندھنے والا فٹنس آلہ
امریکی ٹیکنالوجی کمپنی مائیکروسافٹ نے کلائی پر باندھنے والی فٹنس ڈیوائس یا جسمانی تندرستی سے متعلق معلومات فراہم کرنے والا آلہ متعارف کرایا ہے۔ یہ آلہ صارف کو اس کی نیند اور ورزش سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے اور یہ سمارٹ فون کے ذریعے ہیلتھ سے سروس بھی منسلک ہوگا۔ یہ آلہ ایک دفعہ چارج ہونے پر دو دن تک چل سکتا ہے۔ اس میں دس سینسرز لگے ہوئے ہیں جو دل کی دھڑکن، کیلوریز ذہنی تناؤ حتیٰ کہ صارف کے دھوپ میں رہنے کے بارے میں معلومات بھی فراہم کرتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 31 اکتوبر 2014ء)

دنیا کی پہلی اُڑنے والی کار
آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں خودکار نظام سے اُڑنے والی جدید گاڑی متعارف کروائی گئی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کی مظہر ''ایرو موبل'' نامی یہ گاڑی اس انداز میں تیار کی گئی ہے کہ اسے سڑک پر چلانے کے ساتھ بوقت ضرورت صرف ایک بٹن دبا کر 30 سیکنڈ کے اندر جہاز میں تبدیل کیا جاسکتا ہے جسے اڑانے کے لئے عام افراد کو پائلٹ کے لائسنس کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ خودکار نظام سے ٹیک آف، فلائی اور لینڈنگ کرنے کی صلاحیت رکھنے والی ایرو موبل نامی یہ کار 100 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سڑک پر دوڑ سکتی ہے جبکہ 125 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے فضا میں اُڑ سکتی ہے۔

(روزنامہ نئی بات 31 اکتوبر 2014ء)

پانی اور خشکی پر چلنے والی تیز رفتار گاڑی
نیویارک میں ایسی منفرد جیپ سٹائل گاڑی تیار کی ہے جسے بیک وقت خشکی اور پانی پر چلنے والی دنیا کی تیز رفتار گاڑی کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہ اپنی مخصوص ظاہری بناوٹ کے باعث کشتی کی طرح پانی میں تیرنے کے ساتھ ساتھ ساحل، سڑک اور ریگستان پر ایک گاڑی کی طرح بھی چلائی جاسکتی ہے جو کہ صرف 15 سیکنڈ کے مختصر ترین وقت میں کار سے تیرنے والی کشتی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ گاڑی پانی میں 45 جبکہ سڑک پر 80 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے اور اس میں 4 افراد با آسانی سواری کر سکتے ہیں۔ (روزنامہ دنیا 31 اکتوبر 2014ء)

بجلی جانے پر جلتا رہنے والا بلب
امریکی ماہرین نے ایک ایسا بلب تیار کیا ہے جو بجلی جانے کے بعد بھی کئی گھنٹوں تک گھروں کو روشن رکھ سکے گا۔ اس بلب میں ایسی بیٹری رکھی گئی ہے جو بجلی سے توانائی اپنے اندر ذخیرہ کرلیتی ہے اور لوڈ شیڈنگ کے دوران خودکار طور پر وہ بیٹری کام شروع کر دیتی ہے اور یہ بلب 3 گھنٹوں تک روشن رہتا ہے۔ اس بلب کے لئے اضافی وائرنگ کی بھی ضرورت نہیں بلکہ یہ نارمل ہولڈر پر بھی کام کرتا ہے۔ یہ بلب ایک عام 60 واٹ کے بلب جتنی روشنی فراہم کرتا ہے حالانکہ یہ صرف 8 واٹ بجلی ہی استعمال کرتا ہے۔

(روزنامہ نئی بات 31 اکتوبر 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 20 دسمبر

طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	5:10

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام
20 دسمبر 2014ء

7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 دسمبر 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جامعہ احمدیہ کنونشن 13 دسمبر 2010ء
2:00 pm	سوال و جواب 8 دسمبر 1996ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 دسمبر 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
ہوم ڈیلیوری بالکل فری
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران 047-6211978 0332-7711750

ستار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل: 0333-6707165

FR-10

ایک نام مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962